تقریر بابت خلافت
وقت 5-7منٹ

تقریر

خلافتِ حقّہ اور اشاراتِ الٰہیہ

(تقریر نمبر 4 بابت خلافتِ رابعہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝ لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَمَاۡوٰىہُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ (النور:56-58)

یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ہر گز گمان نہ کر کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ (مؤمنوں کو) زمین میں بے بس کرتے پھریں گے جبکہ ان کا ٹھکانا آگ ہے اور بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

سامعین کرام! خاکسار کی گزارشات کا موضوع ”**خلافتِ حقّہ اور اشاراتِ الٰہیہ-خلافتِ رابعہ**“ ہے۔ یعنی آج خاکسار آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بعض بندوں پر ہونے والے ان اشارات کا ذکر کرے گا جن میں لوگوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ بننے کے متعلق خبر دی گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔“

(رسالہ الوصیت از روحانی خزائن جلد20 صفحہ305)

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اپنے منتخب کردہ خلیفہ کی طرف مائل کر دیتا ہے اور بعض اوقات اپنے انتخاب سے لوگوں کو بھی بذریعہ رؤیا و کشوف یا اور طریق پر مطلع فرماتا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی کے تذکرہ میں یہود کی شریعت کی کتاب طالمود میں لکھا ہے۔

It is said that he(The Messiah) Shall die and his kingdom descend to his son and grandson.

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ (یعنی مسیح) وفات پاجائے گا اور اس کی سلطنت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔

(طالمود از جوزف برکلے باب پنجم مطبوعہ لندن 1878ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ان بشارتوں میں سے ایک یہ ہے کہ مَیں نے دیکھا کہ مَیں بیت الدعاء میں بیٹھا تشہد کی حالت میں دعا کر رہا ہوں کہ الٰہی! میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم کا ہوا۔ پھر جوش میں آکر کھڑا ہو گیا ہوں اور یہی دعا کر رہا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے اور میر محمد اسمٰعیل صاحب اس میں کھڑے روشنی کر رہے ہیں۔ اسمٰعیل کے معنی ہیں خدا نے سن لی اور ابراہیمی انجام سے مراد حضرت ابراہیمؑ کا انجام ہے کہ ان کے فوت ہونے پر خدا تعالیٰ نے حضرت اسحاقؑ اور حضرت اسماعیلؑ دو قائمقام کھڑے کر دیئے۔ یہ ایک طرح کی بشارت ہے۔ جس سے آپ لوگوں کو خوش ہو جانا چاہئے۔"

(عرفان الٰہی، انوار العلوم جلد 4 صفحہ 350)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت ام طاہر رضی اللہ عنہا کو مخاطب ہو کر ایک مرتبہ فرمایا:

"مجھے خدا تعالیٰ نے الہاماً بتایا ہے کہ طاہر ایک دن خلیفہ بنے گا۔"

(ایک مرد خدا صفحہ 208)

15/ فروری 1984ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے رات کو اوپر تلے تین مبشر رؤیا دیکھیں۔ ان مبارک نظاروں کا ذکر حضور رحمہ اللہ نے مورخہ 17/ فروری 1984ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

ان میں سے پہلی رؤیا میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ، حضور رحمہ اللہ سے ملتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ "اب تم خلافت کا پوری طرح چارج لے لو اور اب مجھے رخصت کرو"

حضور رحمہ اللہ اس خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"مَیں نے پہلی رؤیا میں یہ دیکھا کہ ایک برآمدہ میں ایک مجلس لگی ہوئی ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے ساتھ دوسرے احمدی احباب کرسیوں میں بیٹھے آپ کی باتیں سن رہے ہیں۔ مَیں بھی اس مجلس میں جاتا ہوں تو خواب میں مجھے کوئی تعجب نہیں ہوتا بلکہ یہ علم ہے کہ اس وقت مَیں خلیفۃ المسیح ہوں اور یہ بھی علم ہے کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور اس بات میں آپس میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ یعنی ذہن میں یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ آپ فوت شدہ ہیں اس نظارے سے طبیعت میں کسی قسم کا تردّد نہیں پیدا ہوتا چنانچہ جب آپ کی مجھ پر نظر پڑی تو ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے شخص جس کا چہرہ میں پہچانتا نہیں، ان کے ساتھ اور بھی بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن مَیں ان کے نام نہیں جانتا۔ لیکن جو آپ کے قریب آدمی بیٹھا ہوا ہے اس کو اشارہ سے فرماتے ہیں کہ کرسی خالی کرو اور مجھے پاس بٹھا کر مصافحہ کرتے ہیں اور میرے ہاتھ کو اسی طرح بوسہ دیتے ہیں جس طرح کوئی خلیفہ وقت کے ہاتھ کو بوسہ دیتا ہے اور مجھے اس سے شرمندگی ہوتی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں کہ مَیں جانتا ہوں کہ تم خلیفۃ المسیح ہو۔ لیکن طبیعت میں سخت شرم محسوس ہوتی ہے اور انکسار پیدا ہوتا ہے۔ مَیں فوراً آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیتا ہوں۔ تو آپ یہ بتانے کے لئے میرا بوسہ باقی رہے گا تمہارے بوسے سے یہ منسوخ نہیں ہوتا دوبارہ میرے ہاتھ کو کھینچ کر پھر بوسہ دیتے ہیں اور پھر مَیں محسوس کرتا ہوں کہ اب تو اگر مَیں نے یہ سلسلہ شروع کر دیا تو ختم نہیں ہوگا اس لئے اس بحث کا کوئی فائدہ نہیں۔ چنانچہ مَیں اصرار بند کر دیتا ہوں۔

اس کے بعد مجھے فرماتے ہیں کہ اب تم خلافت کا پوری طرح چارج لے لو اور اب مجھے رخصت کرو، میرے ساتھ رہنے کی اب ضرورت کیا ہے۔ تو مَیں کہتا ہوں کہ اس میں ایک حکمت ہے اور وہ یہ کہ خلافت کوئی شریکا نہیں، دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں جس میں کسی قسم کا حسد یا مقابلہ ہو بلکہ یہ ایک نعمت ہے اور انعام ہے۔ مَیں دنیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ صاحب انعام لوگوں میں آپس میں محبت ہوتی ہے اور پیار کا تعلق ہوتا ہے اور کسی قسم کا حسد یا مقابلہ نہیں ہوتا۔ تو یہ مفہوم آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں اور یہ نظارہ ختم ہو جاتا ہے۔"

سامعین! آغا محمد عبد اللہ خان صاحب فاروقی احمدی بمقام بھڈانہ تحصیل گوجر خان اپنی تصنیف کوکب دُرّی مطبوعہ 1930ء کے صفحہ 5 پر اپنا ایک کشف درج کر کے تحریر فرماتے ہیں۔

"لیکن اب آفتاب ایک پرندہ کی شکل میں متمثل ہو گیا۔ اس کے چار پر تھے پہلے پر کے اگلے حصہ پر "نور" لکھا ہوا تھا اور دوسرے کے 1/3 حصہ پر "محمود"۔ تیسرے پر کے عین وسط میں "ناصر الدین" اور چوتھے پر "اہل بیت"۔ ان چاروں پروں کے زیر ایک زرد چادر اور ایک سرخ چادر تھی۔ سرخ چادر زمین پر گر پڑی اور زرد چادر آفتاب میں سما گئی۔ تخمیناً 75 لمحوں کے بعد آفتاب منارہ بیضاء کے عین جنوب کی طرف غائب ہو گیا اور پھر سارے کشف میں نظر نہ آیا۔"

اس کشف کو مکرم مولانا جلال الدین شمس صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد نے اپنی تصنیف بشارات ربانیہ میں بھی درج فرمایا ہے اور سید ناطاہر سووئیز از جماعت احمدیہ برطانیہ میں یہ کشف درج کر کے لکھا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا شجرہ نسب ماں اور ننھیال کی طرف سے حضرت علیؓ سے جاملتا ہے۔

مکرمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ دارالبرکات ربوہ بیان کرتی ہیں:

"خدائے قدوس کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے عرض کرتی ہوں کہ 1940-41ء میں مَیں نے ہاتف غیبی کی نہایت صاف اور بڑی اثر انگیز آواز سنی۔

"خلیفۃ المسیح حضرت میاں طاہر احمد صاحب ہوں گے"

میرے مرحوم میاں ان دنوں انبالہ چھاؤنی میں ریلوے ملازم تھے۔ انہیں مَیں نے یہ بات بتا کر اپنے محبوب امام حضرت مصلح موعودؓ کی بارگاہ میں بذریعہ ڈاک یہ سب واقعہ لکھ بھیجا۔ جس کا جواب حضور کی طرف سے یہ موصول ہوا کہ خلیفہ کی موجودگی میں ایسے رؤیا و کشوف صیغہ راز میں رہنے چاہیے اور تشہیر نہیں کرنی چاہیے، چنانچہ خلافتِ ثالثہ کے قیام کے موقع پر مَیں یہی سمجھی کہ شاید میاں طاہر احمد صاحب سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ ہمیں ایسا خلیفہ عطا ہو جو طاہر اور مطہر ہو۔ اب حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے انتخاب پر معاملہ صاف ہو گیا۔ خدا کا کہنا پورا ہوا اور روح جھوم اٹھی الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

سامعین! مکرم عبد المنان شاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ حال کراچی بیان کرتے ہیں:

"1952ء میں خواب میں دیکھا تھا کہ آسمان پر بے شمار چاند اور موٹے موٹے ستارے ہیں اور ان کا عجیب منظر ہے اور مَیں احمد نگر کی بیت احمدیہ کی طرف آرہا ہوں تو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد ظاہر ہوئے تو دیکھا کہ آپ کے منہ اور ناک اور آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں اور مجھے آج تک لطف آرہا ہے۔ اس وقت سے مجھے حضرت صاحبزادہ صاحب سے بہت ہی محبت ہے اور سمجھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بلند مقام بخشے گا۔"

(تاریخ تحریر 04/جولائی 1982ء)

مکرم سردار احمد خادم صاحب معلم وقف جدید نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ بیان کرتے ہیں:

"خاکسار 1946ء میں تحقیق حق کے لئے قادیان دارالامان گیا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تعارف جناب قیس مینائی صاحب کے ذریعہ حاصل کرتا رہا۔
ایک دن بیت مبارک گیا تو سیڑھیوں کے اوپر جناب میاں طاہر احمد صاحب کھڑے تھے۔ آپ اس وقت نوعمر تھے۔ سر پر کاسنی رنگ کی پگڑی باندھ رکھی تھی۔ نہایت خوبصورت جوان تھے۔ مَیں بغل گیر ہوا اور باتیں کیں تو ان کی مدلّل گفتگو سے مَیں بہت خوش ہوا۔ جب بیعت کر کے واپس گجرات آیا تو ایک دن خواب میں جناب میاں طاہر احمد صاحب کو اسی پگڑی میں دیکھا۔ کسی نے کہا کہ یہ زین العابدین ہیں۔ مَیں اس کی تعبیر یہ کرتا رہا کہ میاں صاحب بہت عابد و زاہد انسان ہیں۔ جب بھی آپ کو دیکھتا تو یہ بات یاد آجاتی۔ اب 10/جون 1982ء کو تعبیر سامنے آگئی کہ خاکسار چونکہ اثناء عشریہ سے احمدی ہوا تھا اور اثناء عشری عقیدے کے لحاظ سے زین العابدین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چوتھے امام تھے۔ اور اب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چوتھے خلیفہ اور امام جماعت احمدیہ بنے ہیں۔"

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ والدہ نعیم احمد طاہر کراچی بیان کرتی ہیں:

"عاجزہ نے 1965ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی وفات سے چند روز قبل خواب میں دیکھا کہ حضرت ام ناصر اپنے گھر میں ہیں اور ایک بہت بڑا کمرہ ہے اور بہت خوبصورت پلنگ بچھا ہوا ہے اس پر ایک خوبصورت گاؤ تکیہ کے سہارے حضرت ام ناصر بیٹھی ہوئی ہیں۔ مَیں ان کو دیکھ کر جلدی سے اندر جاتی ہوں اور بڑے زور سے آپ کو السلام علیکم کہتی ہوں۔ آپ مجھے فرماتی ہیں کہ چھوٹی آپا کے گھر آج دعوت ہے سب لوگ کھانا کھا رہے ہیں تم نے کھایا ہے۔ مَیں نے عرض کیا کہ کس بات کی دعوت ہے آپ فرماتی ہیں کہ تمہیں علم نہیں آج ناصر دولہا بنا ہے۔ اس ساری گفتگو کے دوران مَیں نے دیکھا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب حضرت امّ ناصر کے پیچھے اس طرح کھڑے ہیں کہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان میں ہیں اور آپ مجھے دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔ جب حضرت ام ناصر نے فرمایا کہ تمہیں علم نہیں آج ناصر دولہا بنا ہے تو ساتھ ہی حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس کے بعد ان کی باری ہے۔ اس کے بعد مَیں چھوٹی آپا کے گھر جاتی ہوں۔ وہاں جا کر دیکھا کہ سب لوگ وہاں جمع ہیں اور کھانے کا اہتمام ہے اور ساتھ ہی میرے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ نماز پڑھنی چاہیے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔"

سامعین! مکرمہ نصرت صاحبہ بنت صوبیدار عالم اعوان صاحب منڈی بہاؤالدین کا بیان ہے کہ
”غالباً 1974ء میں مہینہ یاد نہیں۔ ایک رات نفل پڑھنے کے بعد میں سوئی تو خواب میں دیکھا کہ مَیں نے کسی بہت بڑی دعوت کا انتظام کیا ہے اور مَیں بے شمار مہمانوں کی آمد کا انتظار کر رہی ہوں۔ اس ہجوم میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضور کی حرم محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بھی ہمراہ ہیں۔ حضور مجھ سے فرماتے ہیں ”آج ہم آپ سب میں موجود ہیں۔ آپ کے بلانے پر ہم آئے ہیں مگر پھر شاید ہم ایسا جس طرح آپ کے گھر آئے ہیں۔ موقع نہ ہو“مَیں نے شرارت سے کہا اے ہمارے پیارے والد! آپ نہ ہوں گے تو پھر کون ہو گا؟ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کچھ دیر میری طرف دیکھ کر مسکراتے رہے اور پھر فرمایا ”طاہر“ اس سے آگے حضور کچھ نہ بولے۔
پھر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نے فرمایا ”مَیں پہلے ہی اس جہان میں نہ رہوں گی۔“
اس کے بعد کچھ دیر مَیں کھڑی رہی اور اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔
مکرم عبداللطیف مؤمن صاحب مسلم بازار بھکر کا بیان ہے کہ
”عرصہ تقریباً 7۔ 8 سال کا ہوا مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرسی پر تشریف فرما ہیں اور حضور کا چہرہ اقدس مشرق کی طرف ہے آپؑ کے دائیں طرف چار کرسیاں ہیں جن پر علی الترتیب حاجی الحرمین حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور چوتھی کرسی پر حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع بیٹھے ہیں۔ مَیں اس پر خدائے ذوالجلال کی قسم کھا سکتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے مَیں نے اس کا ذکر بعض دوستوں سے کیا تھا۔“

(تاریخ تحریر 17/ جون 1982ء)

سامعین! مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب گولبازار ربوہ بیان کرتے ہیں:
”کافی عرصہ ہوا خاکسار نے خواب میں دیکھا کہ فضا میں اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا لوگ سخت گھبراہٹ میں اِدھر اُدھر پریشان حال ہیں۔ اسی حالت میں ایک طرف سے روشنی نمودار ہوئی۔ لوگ پکار اٹھے یا کسی نے آواز دی۔ یا غیب سے آواز آئی کہ خلیفہ احسان الٰہی آگیا۔ روشنی آہستہ آہستہ میرے قریب آگئی۔ میں منتظر ہوں کہ احسان الٰہی خلیفہ ظاہر ہوں۔ جب شبیہ مبارک ظاہر ہوئی۔ تو وہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تھی۔ اس خواب کا ذکر مَیں نے اپنی بیوی مبارکہ سے کر دیا اور کسی سے ذکر نہ کیا۔ نہ ہی حضرت صاحب کو لکھا۔ کیونکہ ایک خلیفہ کی موجودگی میں کسی دوسری خلافت کا ذکر ناجائز بات ہے۔ بات بھول گئی۔ کبھی ذہن میں اس کا خیال بھر نہ آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی اچانک وفات پا جانے پر میری بیوی نے مجھے یاد کرایا اور مَیں اللہ تبارک وتعالیٰ عالم الغیب کا یہ نشان دیکھ کر ازحد محظوظ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے صدفی صد خواب سچ کر دکھایا۔“

(تاریخ تحریر 15/ جون 1982ء)

سامعین! مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب دارالنصر غربی ربوہ بیان کرتے ہیں:
”مَیں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے لکھتا ہوں کہ مَیں نے آج سے تقریباً ایک سال قبل ایک خواب دیکھی جو اپنے چند دوستوں کو بھی سنائی۔ جن میں مکرم یوسف سہیل صاحب اور مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھابڑی صاحب وغیرہ شامل ہیں۔
مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا مجمع ہے یا جلسہ ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (رحمہ اللہ) خطاب فرما رہے ہیں۔ تقریر کافی لمبی بھی ہے موضوع مجھے یاد نہیں رہا۔ تقریر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ مَیں اب تھک گیا ہوں۔ قدرے توقف ایک منٹ کے وقفے کے بعد تقریر جاری رہتی ہے اور آواز لب ولہجہ اور موضوع بھی وہی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد مَیں سر اٹھا کر دیکھتا ہوں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خطاب فرما رہے ہیں۔“

(تاریخ تحریر 19/ جون 1982ء)

سامعین! خاکسار حنیف احمد محمود بیان کرتا ہے:
”اگست 1979ء کی ایک رات کی بات ہے کہ خاکسار نے خواب میں دیکھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ وفات پا گئے ہیں اور جماعت کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے کہ خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ہوں گے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس خواب سے غالباً دو اڑھائی سال قبل جبکہ خاکسار جامعہ احمدیہ ربوہ کا طالب علم تھا بعینہٖ اسی طرح کی خواب دیکھی۔ اس خواب میں خاکسار نے دیکھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (رحمہ اللہ) کی نعشِ مبارک ایک کھلے میدان میں پڑی ہے اور ان کے ارد گرد بہت بڑا ہجوم ہے اور وہاں بھی یہی اعلان ہو رہا ہے کہ چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ہوں گے۔

خاکسار نے ہر دو خوابوں کو مصلحتِ وقت کی بناء پر کسی پر ظاہر نہ کیا۔ ہاں دوسری خواب (جو کہ خاکسار نے اگست 1979ء کو دیکھی) کا ذکر خاکسار نے اس وقت بدوملہی جماعت احمدیہ کے صدر محترم عبد الغنی بٹ مرحوم سے کر دیا تھا۔"

(تاریخ تحریر 21/ جون 1982ء)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 ستمبر 1950ء میں فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مَیں تو جاتا ہوں۔ لیکن خدا تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیج دے گا۔ مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں۔ اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت ثالثہ ہی نہیں۔ اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے۔ قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں نہیں پھیلا دیتا۔ اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی اور قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ جس مقصد کے پورا کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی اینٹ بنایا اور مجھے اس نے دوسری اینٹ بنایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد میں ہوں۔ لیکن رجالٌ کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں۔ جو دین کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔"

(روزنامہ الفضل لاہور 22/ ستمبر 1950ء صفحہ 6)

ہے بندوں پہ گر انتخابِ خلافت
حقیقت میں ہے دستِ قدرت خلافت
تصرف خدا کا جھکاتا ہے سب کو
ہے گویا خدا کی مشیت خلافت
تقرب اِلی اللہ کا واحد ذریعہ
ہے صدق و وفا کی علامت خلافت

(اس تقریر کی تیاری میں کتاب "جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارے میں الہامات، کشوف ورؤیا اور الٰہی اشارے" مرتبہ حنیف محمود سے مدد لی گئی)